باب 1
کیا، کہاں، کیسے اور کب؟

4620CH01

رشیدہ کا سوال

رشیدہ بیٹھی اخبار پڑھ رہی تھی۔ اچانک اس کی نگاہ ایک سرخی پر پڑی ''سوسال پہلے''۔ وہ سوچنے لگی کہ یہ کوئی کیسے جان سکتا ہے کہ اتنے برسوں پہلے کیا ہوا تھا؟

پتہ لگائیں کیا ہوا؟

یہ جاننے کے لیے کہ کل کیا ہوا تھا تم ریڈیو سن سکتے ہو، ٹیلی ویژن دیکھ سکتے ہو یا پھر اخبار پڑھ سکتے ہو۔ ساتھ ہی یہ جاننے کے لیے کہ پچھلے سال کیا ہوا تھا تم کسی ایسے انسان سے بات کرسکتے ہو جسے اس وقت کی باتیں یاد ہوں۔ لیکن بہت عرصہ پہلے کیا ہوا تھا یہ کیسے جانا جاسکتا ہے؟

ماضی کے بارے میں ہم کیا جان سکتے ہیں؟

ماضی کے بارے میں بہت کچھ جانا جاسکتا ہے جیسے لوگ کیا کھاتے تھے، کیسے کپڑے پہنتے تھے، کس طرح کے گھروں میں رہتے تھے؟ ہم شکاریوں، مویشی پالنے والوں، کسانوں، حکمرانوں، تاجروں، پجاریوں، دستکاروں، فنکاروں، موسیقاروں یا پھر سائنس دانوں کی زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ یہی نہیں ہم یہ بھی معلوم کرسکتے ہیں کہ اس وقت بچے کون سے کھیل کھیلتے تھے، کون سی کہانیاں سنا کرتے تھے، کون سے ناٹک دیکھا کرتے تھے یا پھر کون کون سے گیت گاتے تھے۔

لوگ کہاں رہتے تھے؟

نقشہ 1 (صفحہ 2) میں نرمدا ندی کا پتہ لگاؤ۔ سینکڑوں-ہزاروں سال پہلے سے لوگ اس ندی کے کنارے رہ رہے ہیں۔ یہاں رہنے والے ابتدائی لوگوں میں سے کچھ باہنر سامان جمع کرنے والے تھے یعنی وہ لوگ جو اپنے لیے غذائی اشیاء کا ذخیرہ کرتے تھے۔ یہ لوگ اطراف کے جنگلوں کی وسیع دولت سے واقف تھے اور کھانے کے لیے جڑوں، پھلوں اور جنگل کی دیگر پیداوار کا ذخیرہ کیا کرتے تھے۔ وہ جانوروں کا شکار بھی کرتے تھے۔

© NCERT not to be republished

اب تم شمال مغرب کی سلیمان اور کرتھر پہاڑیوں کا پتہ لگاؤ۔ اسی علاقے میں کچھ ایسے مقامات ہیں جہاں تقریباً آٹھ ہزار سال قبل مرد، عورتوں نے سب سے پہلے گیہوں اور جو جیسی فصلوں کی کاشت شروع کی تھی۔ انھوں نے بھیڑ، بکری اور گائے بیل جیسے مویشیوں کو پالتو بنانا شروع کیا تھا۔ یہ لوگ گاؤں میں رہتے تھے۔ شمال مشرق میں گارو اور وسط ہندوستان میں وندھیا پہاڑیوں کا پتہ لگاؤ۔ یہ کچھ اور ایسے مقامات تھے جہاں

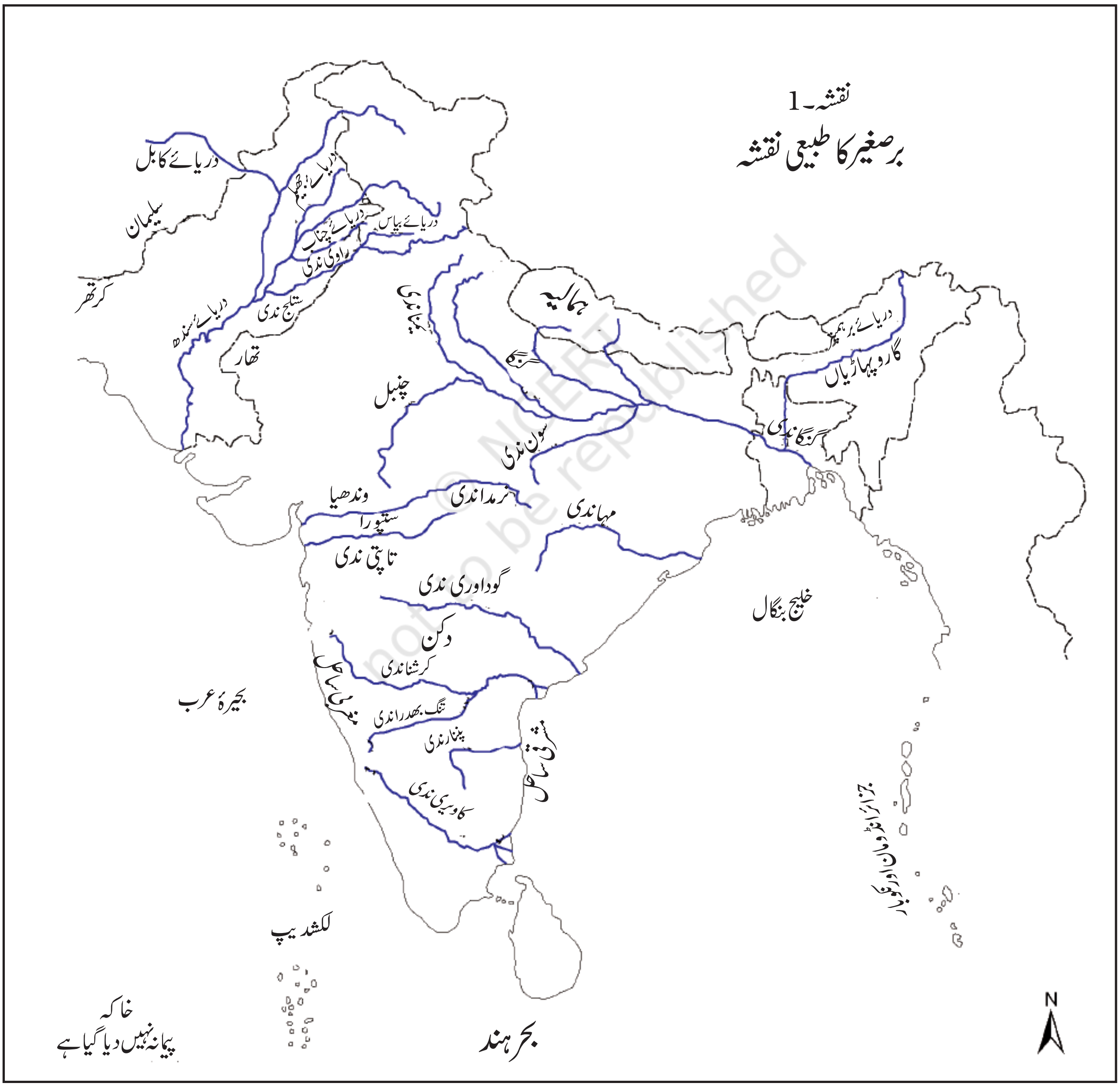

کاشت کاری کو فروغ حاصل ہوا۔ جہاں سب سے پہلے چاول کی کاشت شروع ہوئی وہ مقامات وندھیا کے شمال میں واقع تھے۔

نقشے پر سندھ اور اس کی معاون ندیوں کا پتہ لگانے کی کوشش کرو۔ (معاون ندیاں ان چھوٹی ندیوں کو کہتے ہیں جو ایک بڑی ندی میں مل جاتی ہیں۔) تقریباً 4700 سال قبل ان ندیوں کے کنارے اور سمندر کے ساحل پر کچھ ابتدائی شہر پھلے پھولے۔ اس کے بعد، تقریباً 2500 سال قبل گنگا اور اس کی معاون ندیوں کے کنارے اور ساحلی علاقوں میں شہروں کا ارتقا ہوا۔

گنگا اور اس کی معاون ندی سون کو تلاش کرو۔ گنگا کے جنوب میں ان دریاؤں کے اطراف کا علاقہ زمانۂ قدیم میں مگدھ کے نام سے مشہور تھا۔ یہ اب ریاست بہار میں آتا ہے۔ اس کے حکمراں بہت طاقتور تھے اور انھوں نے ایک وسیع سلطنت قائم کی تھی۔ ملک کے اور علاقوں میں بھی ایسی ہی سلطنتوں کا قیام عمل میں آیا تھا۔

لوگوں نے ہمیشہ ہی برصغیر میں ایک حصے سے دوسرے حصے تک سفر کیے۔ کبھی کبھی ہمالیہ جیسے بلند وبالا پہاڑوں، ریگستانوں، دریاؤں اور سمندروں کے باعث سفر پُر خطر بھی ہوا کرتے تھے۔ لیکن پھر بھی یہ سفر ان کے لیے ناممکن نہیں تھا۔ لہٰذا لوگ کبھی کام کی تلاش میں (تلاش معاش) تو کبھی سیلاب اور قحط جیسی قدرتی آفات کی وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جایا کرتے تھے۔ کبھی کبھی فوجیں دوسرے علاقوں پر فتح حاصل کرنے کے لیے کوچ کرتی تھیں۔ اس کے علاوہ تاجر قافلے کی شکل میں اور کبھی جہازوں میں اپنے ساتھ بیش قیمت اشیا لے کر ایک مقام سے دوسرے مقام تک جاتے رہتے تھے۔ مذہبی اساتذہ (پیر درویش) لوگوں کو تعلیمات اور نصیحتیں دیتے ہوئے ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں اور ایک قصبے سے دوسرے قصبے جایا کرتے تھے۔ کچھ لوگ نئے اور دلچسپ مقامات دریافت کرنے کی جستجو میں بھی سفر کیا کرتے تھے۔ اور اس سب کی وجہ سے لوگوں کو آپسی تبادلۂ خیال کا موقعہ فراہم ہونے لگا۔

آج کل لوگ سفر کیوں کرتے ہیں؟

ایک بار پھر نقشہ نمبر 1 دیکھو۔ پہاڑ، سمندر اس برصغیر کی طبعی سرحدوں کی تشکیل کرتے ہیں۔ حالانکہ ان سرحدوں کو پار کرنا دشوار امر تھا لیکن پھر بھی ان میں سے جو چاہتے تھے وہ کر سکتے تھے اور انھوں نے کیا بھی۔ پہاڑوں کی چوٹیوں کو سر کیا اور سمندروں کو پار کیا۔ لوگ سرحد پار سے برصغیر میں آئے اور پھر یہیں سکونت پذیر ہوگئے۔ لوگوں کی آمد و رفت نے

یہ جنوبی ایشیا کا ایک نقشہ ہے (ہندوستان کے موجودہ ممالک پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال، بھوٹان اور سری لنکا) اور افغانستان کے پڑوسی ممالک ایران، چین اور میانمار جنوبی ایشیا عموماً برصغیر کہلاتا ہے حالانکہ یہ ایک براعظم سے چھوٹا ہے، لیکن یہ کافی وسیع ہے سمندروں پہاڑوں اور چٹانوں نے اسے باقی ایشیا سے علیحدہ کر دیا ہے۔

© NCERT not to be republished

ہماری ثقافتی تہذیب اور روایتوں کو اور بھی بیش قیمت بنادیا۔ لوگوں نے سنگ تراشی کے نئے نئے انداز ایک دوسرے سے سیکھے اور سکھائے، موسیقی کے نئے سر تال تلاش کیے حتیٰ کہ کھانا پکانے کا بھی طریقہ سینکڑوں برسوں میں سیکھتے گئے۔

ملک کے نام

ہم اپنے ملک کے لیے اکثر دو نام استعمال کرتے ہیں: انڈیا اور بھارت۔ لفظ انڈیا انڈس سے ماخوذ ہے، جس کو سنسکرت میں سندھو کہتے ہیں۔ **ایران اور یونان (Greece) کو اپنی ایٹلس میں تلاش کرو۔** ایرانی اور یونانی جو کہ تقریباً 2500 سال قبل شمال مغرب (North West) کی جانب سے آئے اور انڈس سے بخوبی واقف تھے، اس کو ہندوس یا اندس کہا کرتے تھے، اور وہ حصہ جو دریا کے مشرقی کنارے پر آباد تھا انڈیا کہلایا۔ نام بھارتا (Bharta) ان لوگوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جو ایک گروہ میں شمال مغرب (North West) میں رہتے تھے اور جن کا رگ وید میں بھی تذکرہ ہے۔ (رگ وید سنسکرت کی اولین تصانیف میں سے ہے جو کہ تقریباً 3500 سال قبل تحریر کی گئی تھی)۔ بعد میں اس کا استعمال ملک کے لیے ہونے لگا۔

ماضی کے بارے میں حصول معلومات

ماضی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے متعدد طریقے ہیں۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ تحقیق کی جائے اور بہت عرصہ پہلے جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان کو پڑھا جائے۔ یہ مخطوطات یا قلمی نسخے کہلاتے ہیں (کیونکہ یہ لاطینی زبان کے لفظ *'Manu'* سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے دست)۔ یہ دستاویز عام طور سے پام کے پتوں پر یا ہمالیائی علاقوں میں اگنے والے درختوں (جنھیں صنوبر کہا جاتا ہے) کی چھال کو مخصوص طریقے سے تیار کر کے لکھے جاتے تھے۔

پام کے پتے کے مخطوطے کا ایک صفحہ۔ یہ دستاویز تقریباً ایک ہزار سال قبل تحریر کی گئی تھی۔ کتابیں بنانے کے لیے پام کے پتے صفحات کی شکل میں کاٹے جاتے تھے ان کو ایک ساتھ باندھا جاتا تھا۔ صنوبر کی چھال کے دستاویز صفحہ 43 پر دیکھیں۔

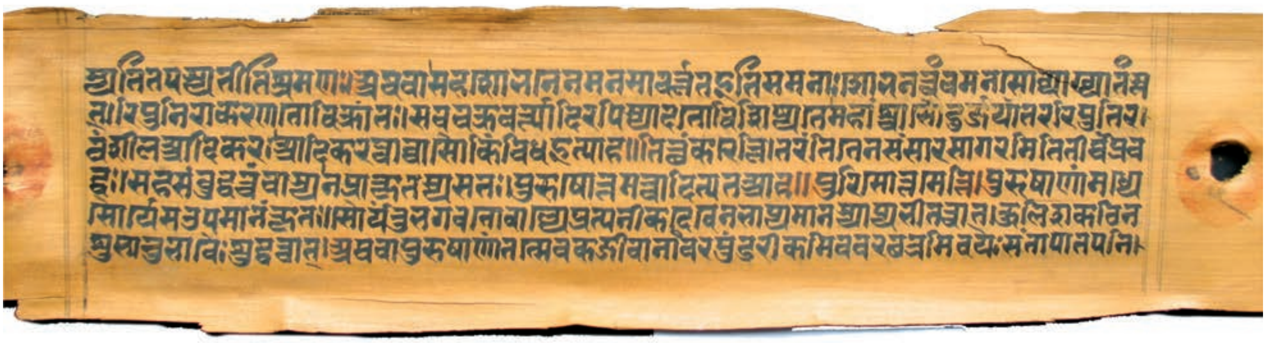

© NCERT not to be republished

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت سی دستاویزوں کو دیمک یا کیڑوں نے کھالیا اور کچھ ضائع ہوگئیں۔لیکن کافی باقی رہ گئیں۔ عام طور سے یہ دستاویز مندروں اور خانقاہوں میں محفوظ ہیں۔ یہ کتابیں ہر طرح کے موضوعات کے متعلق ہوتی تھیں۔ مذہبی عقائد، رسم و رواج، بادشاہوں کی سوانح حیات وحالات،علم طب اور سائنس، علاوہ ازیں ان میں رزمیہ نظمیں، شاعری و ڈرامے بھی شامل تھے۔ ان میں سے اکثر سنسکرت میں تحریر کیے گئے تھے۔ باقی اور پراکرت (وہ زبانیں جنھیں عام لوگ استعمال کرتے تھے) اور تمل زبانوں میں تھے۔

ہم کتبات (Inscriptions) کا بھی مطالعہ کرسکتے ہیں۔ یہ پتھر اور دھات جیسی نسبتاً سخت سطحوں پر لکھی ہوئی تحریریں ہیں۔بعض اوقات بادشاہ اپنے احکامات کو کندہ کراتے تھے تاکہ رعایا اس کو دیکھ سکے، پڑھ سکے اور اس پر عمل کرسکے۔ اس کے علاوہ بھی عبارتیں کندہ ہوا کرتی تھیں جس میں مرد اور عورتیں (جس میں بادشاہ اور رانیاں بھی شامل ہیں) ان کارناموں کو درج کرتے تھے جوانہوں نے انجام دیے۔ مثلاً بادشاہ اپنی جنگی فتوحات کا ریکارڈ رکھا کرتے تھے۔

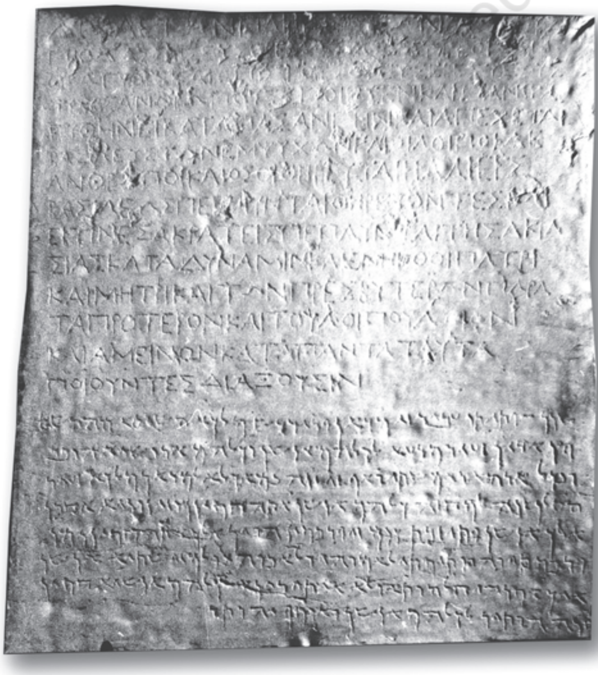

ایک قدیم کتبہ

یہ کتبہ 2250 سال قبل قندھار میں ملا تھا جو اب افغانستان میں واقع ہے۔ یہ ایک حکمراں کے حکم کے مطابق کندہ کیا گیا تھا جس کا نام اشوک تھا۔ آپ اس کے بارے میں باب 8 میں پڑھیں گے۔ جب ہم کچھ لکھتے ہیں تو اس کے لیے ہم رسم الخط کا استعمال کرتے ہیں۔ رسم الخط میں علامات اور حروف کا استعمال ہوتا ہے۔ جب ہم پڑھتے ہیں یا بولتے ہیں، تب ہم ایک زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ کتبہ دو مختلف رسم الخط یونانی (اوپر) اور آرمینی (نیچے) زبانوں میں تحریر کیا گیا ہے جو کہ اس علاقے میں رائج تھیں۔

کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ سخت سطح پر تحریر کو کندہ کرنے کے کیا فائدے تھے اور اس میں کیا کیا دقتیں پیش آئی ہوں گی؟

اور بھی بہت سی ایسی اشیا ہیں جو کہ ماضی میں بنائی اور استعمال میں لائی جاتی تھیں۔ وہ لوگ جو ان چیزوں کا مطالعہ کرتے ہیں ماہر آثار قدیمہ (Archaeologists) کہلاتے ہیں۔ وہ پتھروں اور اینٹوں سے بنی عمارتوں کے باقیات، تصاویر اور پتھر کے مجسموں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ اوزاروں، ہتھیاروں، برتنوں، زیورات اور سکے

حاصل کرنے کے لیے کھوج بین اور کھدائی کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ اشیا پتھروں اور بعض ہڈیوں، پکائی گئی مٹی یا دھاتوں سے بنائی جاتی تھیں۔ وہ اشیا جو سخت اور ضائع نہ ہونے والے مادے سے بنائی جاتی ہیں عموماً زیادہ عرصہ تک برقرار رہتی ہیں۔

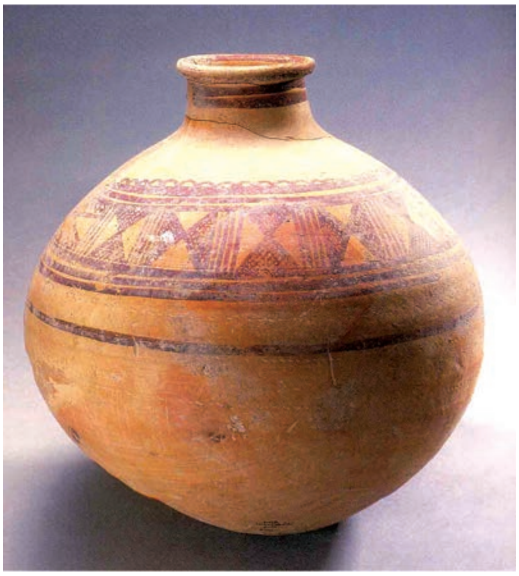

بائیں طرف قدیم شہر کا ایک برتن اسی طرح کے برتن 4700 سال قبل استعمال ہوتے تھے۔
دائیں طرف ایک قدیم چاندی کا سکہ اسی قسم کے سکے تقریباً 2500 سال قبل استعمال کیے جاتے تھے۔
یہ سکے آج کے ان سکوں سے کس طرح مختلف ھیں جنھیں ھم استعمال کرتے ھیں؟

ماہرین آثار قدیمہ جانوروں، چڑیوں اور مچھلیوں کی ہڈیوں کی بھی تلاش میں رہتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ماضی میں لوگ کیا کھاتے تھے۔ پیڑوں کے باقیات بہت ہی کم بچ پاتے ہیں۔ اگر اناج کے دانے یا لکڑی کے ٹکڑے جل جاتے ہیں تو وہ کوئلے کی شکل میں باقی رہ جاتے ہیں۔ کیا آپ کو لگتا ہے کہ ماہرین آثار قدیمہ کو اکثر و بیشتر کپڑے بھی ملتے ہیں؟

مورخ جو کہ دانشور ہوتے ہیں ماضی کی ورق گردانی کرنے میں اکثر ماخذ لفظ کا استعمال ان اطلاعات کے حوالے کے طور پر کرتے ہیں جو انھیں مخطوطات، کتبات اور آثار قدیمہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ ایک بار ماخذ کا علم ہو جائے تو ماضی کے بارے میں علم حاصل کرنا دلچسپ ہو جاتا ہے، کیونکہ ان ماخذوں کی مدد سے ہم درجہ بدرجہ ماضی کی تعمیر نو کرتے جاتے ہیں۔ چنانچہ مورخ اور ماہرین آثار قدیمہ جاسوسوں کی مانند ہوتے ہیں جو ان تمام ماخذوں کو سراغ یا اشاروں کی طرح استعمال کر کے، ہمارے ماضی کے بارے میں اطلاعات حاصل کرتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

ایک ماضی یا متعدد؟

کیا تم نے اس کتاب کے عنوان 'ھمارے ماضی' کو بغور دیکھا؟ ہم نے لفظ 'ماضی' کو جمع کی شکل میں اس حقیقت کی جانب توجہ دلانے کے لیے استعمال کیا ہے کہ مختلف گروہوں کے لیے ماضی مختلف تھا۔ مثال کے طور پر چرواہوں اور کسانوں کی زندگی بادشاہوں اور رانیوں کی زندگی سے مختلف ہوتی ہے۔ تاجروں کی زندگی دست کاروں اور فن کاروں کی زندگی سے مختلف ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور جیسا کہ آج بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ ملک کی مختلف جگھوں پر مختلف رسم و رواج اور طور طریقے اپناتے ہیں، مثلاً جزائر انڈومان میں رہنے والے زیادہ تر لوگ آج بھی مچھلیاں پکڑ کر، شکار کرکے اور جنگلات سے حاصل ہونے والی مصنوعات جمع کرکے اپنی غذا خود حاصل کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف شہروں میں رہنے والے زیادہ تر لوگ غذا کی دستیابی کے لیے دوسروں پر منحصر رہتے ہیں۔ اس قسم کی تفریق ماضی میں بھی موجود تھی۔

اس کے علاوہ ایک اور بھی فرق ہے۔ ہم بادشاہوں اور ان کے ذریعہ لڑی گئی جنگوں کے بارے میں اتنی زیادہ معلومات اس لیے رکھتے ہیں کیونکہ انہوں نے اس کا ریکارڈ رکھا ہے۔ عام طور پر شکاری، ماہی گیر، ذخیرہ کرنے والے، کسان، مویشی پالنے والے گڈریئے جیسے عام آدمی اپنے روز مرہ کے کاموں کا حساب کتاب نہیں رکھتے تھے۔ علم آثار قدیمہ (Archaeology) کے ذریعے ہمیں ان کے حالات زندگی کے بارے میں علم حاصل کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ ابھی بھی ایسی بہت سی باتیں ہیں جو ہمیں معلوم نہیں ہیں۔

© NCERT
not to be republished

تاریخوں کا کیا مطلب ہے؟

اگر تم سے کوئی تاریخ کے بارے میں سوال کرے تو غالباً تم اس دن کی تاریخ، مہینہ اور سن 2000 کچھ بتاؤ گے۔ سال کا یہ شمار عیسائی مذہب کے بانی حضرت عیسیٰ کے سن ولادت کے بعد سے کیا جاتا ہے۔ لہٰذا 2000 سال کہنے کا مطلب عیسیٰ مسیح کی ولادت کے 2000 سال بعد سے ہے۔ عیسیٰ مسیح کی ولادت سے قبل کی سبھی تاریخیں قبل مسیح (Before Christ) کے حوالے سے جانی جاتی ہیں اور حروف ق۔م کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کتاب میں ہم 2000 کو اپنا ابتدائی نقطہ فرض کرتے ہیں اور حال سے گذشتہ تاریخوں تک کا بیان کریں گے۔

حروف وتواریخ

انگریزی زبان میں .B.C (اردو میں ق–م) کا مطلب 'Before Christ' یا قبل مسیح ہوتا ہے۔ بعض اوقات تم نے تاریخوں سے قبل اے۔ڈی (اردو میں عیسوی) لکھا ہوا دیکھا ہوگا۔ یہ اینوڈومینی (Anno Domini) نامی دو لاطینی (Latin) الفاظ سے بنا ہے اور اس کا مطلب عیسیٰ مسیح لارڈ کے سال سے ہے۔اس طرح، 2013 کو Ad 2013 بھی لکھا جاسکتا ہے۔

کبھی کبھی A.D (اے،ڈی) کی جگہ سی۔ای (C.E) اور بی۔سی۔کی جگہ بی۔سی۔ای کا استعمال بھی ہوتا ہے۔ہم ان الفاظ کا استعمال اس لیے کرتے ہیں کہ دنیا کے زیادہ تر ملکوں میں اب عیسائی عہد (کرسچن ایرا) کا رواج عام ہو گیا ہے۔ ہندوستان میں تاریخوں کو اس طرح سے لکھنے کا رواج تقریباً دوسو سال قبل شروع ہوا تھا۔

کبھی کبھی انگریزی کے BP (قبل حال) حروف کا بھی استعمال ہوتا ہے۔

صفحہ 3 پر دو تاریخیں دی گئی ہیں۔ ان کو معلوم کرو۔ ان کے لیے تم حروف کے کس سیٹ کا استعمال کرو گے؟

کہیں اور

ہم دیکھ چکے ہیں کہ کتبے سخت سطحوں پر تحریر کیے جاتے تھے۔ان میں سے متعدد کتبے کئی سو سال پہلے لکھے گئے تھے۔سبھی کتبوں میں زبان اور رسم الخط کا استعمال ہوا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ کتبوں (Inscriptions) میں استعمال شدہ زبانوں اور رسم الخط میں تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں۔ ماہرین یہ کیسے معلوم کرتے ہیں کہ کیا لکھا ہوا تھا؟ یہ کام جس طریقے کی مدد سے کیا جاتا ہے اسے وضاحت

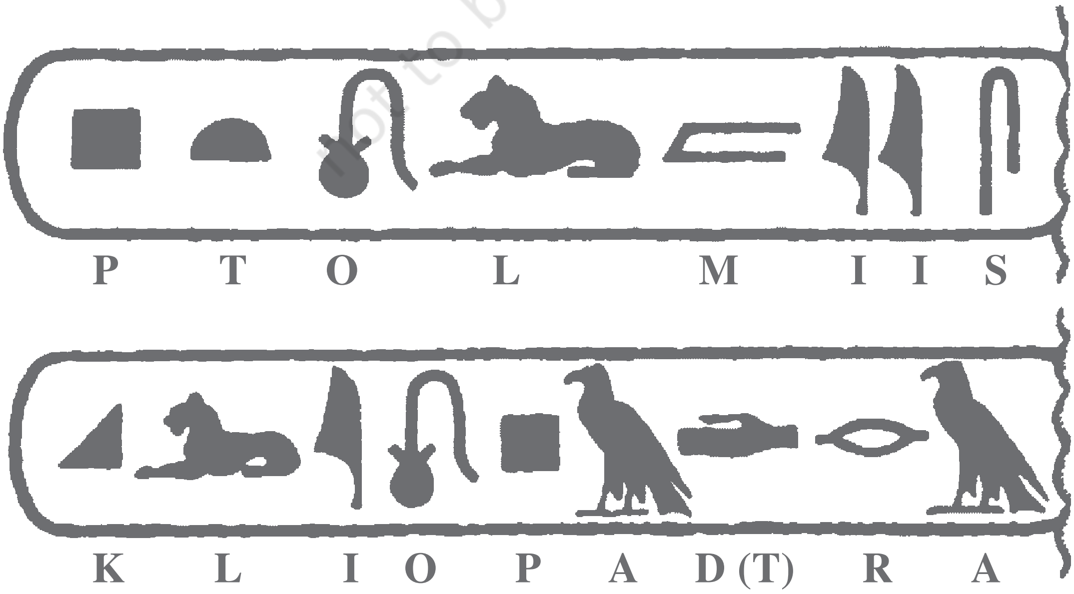

© NCERT not to be republished

(Decipherment) کہتے ہیں۔ اس طرح کی نامعلوم تحریر کو پڑھنے اور جاننے کی ایک مشہور داستان مصر سے حاصل ہوئی ہے۔ جو کہ شمالی افریقہ میں واقع ہے اور جہاں 5000 سال قبل بادشاہ اور رانیاں رہتے تھے۔

مصر کے شمالی ساحل پر روزیٹا (Rosetta) نام کا ایک قصبہ ہے۔ یہاں سے ایک ایسا نایاب کتبہ کا پتھر پر دریافت ہوا ہے جس پر تین زبانوں کی تحریر ہے (یونانی اور مصری زبان کی دو اقسام) دانشور جو مصری زبان پڑھ سکتے تھے انہوں نے بتایا کہ یہاں بادشاہوں اور رانیوں کے نام تحریر ہیں جو کہ ایک چھوٹے سے فریم میں دکھائے گئے ہیں جسے کارتوش (Cartouche) کہا جاتا ہے۔ پھر انہوں نے یونانی اور مصری اشاروں کو پہلو بہ پہلو رکھا اور مصری حروف کی ملتی جلتی آوازوں کی شناخت کی۔ جیسا کہ تم دیکھ سکتے ہو یہاں شیر کے لیے ایل (L) حرف اور چڑیا کے لیے اے (A) حرف ہے۔ ایک بار جب انھیں اس بات کا علم ہو گیا کہ مختلف حروف کس کے لیے استعمال ہوئے ہیں تو وہ بآسانی اور کتبوں کو بھی پڑھ سکے۔

تصور کرو

تمہیں ایک ماہر آثار قدیمہ کا انٹرویو لینا ہے۔ پانچ سوالات کی فہرست تیار کرو جو تم اس سے دریافت کرنا چاہو گے۔

آؤ یاد کریں

1۔ مندرجہ ذیل کو ملاؤ۔

وادیِ نرمدا	پہلی وسیع حکومت
مگدھ	شکار اور ذخیرہ کرنا
گارو پہاڑیاں	تقریباً 2500 سال قبل کے شہر
سندھ اور اس کی معاون ندیاں	ابتدائی زراعت
وادیِ گنگا	پہلے شہر

2۔ مخطوطات اور کتبوں میں ایک نمایاں فرق واضح کرو۔

آؤ گفتگو کریں

3۔ رشیدہ کے سوال پر غور کرو کیا تم اس کے کچھ جوابات دے سکتے ہو؟

4۔ ماہرین آثار قدیمہ کے ذریعے دریافت شدہ سبھی اشیا کی فہرست مرتب کرو۔ ان میں سے کون سی اشیا پتھر کی بنی ہو سکتی ہیں؟

کلیدی الفاظ

سفر
مخطوطہ
کتبہ
آثار قدیمہ
مورخ
ماخذ
وضاحت

© NCERT not to be republished

کچھ اہم تاریخیں

- زراعت کی شروعات 8000 سال قبل
- سندھ تہذیب کا اولین شہر 4700 سال قبل
- وادیٔ گنگا کے شہر مگدھ کی وسیع حکومت (2500 سال قبل)
- زمانۂ حال تقریباً 2000AD/CE

5۔ عام عورتیں اور مرد اپنے کاموں کا احوال کیوں نہیں لکھتے تھے؟ اس کے بارے میں تم کیا سوچتے ہو۔

6۔ کم از کم دو ایسی باتوں کا تذکرہ کرو جن سے معلوم ہوتا ہو کہ بادشاہوں اور کسانوں کی زندگی کس طرح ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

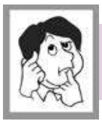

آؤ کر کے دیکھیں

7۔ صفحہ 1 پر لفظ دستکار معلوم کرو۔ آج کل مروجہ کم از کم ایسے پانچ مختلف دستکاری نمونوں کی فہرست مرتب کرو جنھیں تم جانتے ہو۔ کیا یہ دستکار (a) مرد ہیں (b) یا عورتیں۔ (c) یا مرد اور عورتیں دونوں ہی؟

8۔ ماضی میں کتابیں کن کن موضوعات پر تصنیف کی گئی تھیں؟ تم ان میں سے کس کتاب کو پڑھنا پسند کرو گے؟

© NCERT not to be republished